رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲۵

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَالنَّاصِر

کیا احرار واقعہ میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں

احرار اپنے اہم عقیدہ ثالثوں کے ذریعہ فیصلہ کرا کر چھ سو روپیہ نقد انعام حاصل کر لیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

کچھ عرصہ سے لیڈران احرار لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گویا وہ تو مباہلہ کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کر رہا ہے۔ میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ احرار کا یہ اعلان قطعاً درست نہیں۔ اور تقویٰ اور طہارت کے بالکل خلاف ہے۔

مباہلہ کا چیلنج اور اس کے شرائط

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ ان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے (نعوذ باللہ من ذالک) بانئے سلسلہ احمدیہ کا درجہ بالا ہے۔ اور یہ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں کرتے۔ بلکہ آپ کی ہتک کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ کہ بانئ سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے قادیان کو (نعوذ باللہ من ذالک) افضل سمجھتے ہیں۔ اور اگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی اینٹ سے اینٹ بھی بج جائے۔ تو بھی وہ خوش ہوں گے۔ میں نے اس الزام کی تردید کی۔ اور ان امور پر جماعت احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کیں۔ کہ (۱) پانچ سو یا ہزار آدمی دونوں طرف سے مباہلہ میں شامل ہوں۔ اور یہ لوگ امام جماعت احمدیہ اور ناظران سلسلہ احمدیہ اور پانچ لیڈران احرار کے جن کے نام دیئے گئے تھے۔ علاوہ ہوں۔ (۲) مباہلہ لاہور یا گورداسپور میں ہو۔ (۳) دونوں طرف کے نمائندے مل کر تفصیلات طے کر لیں۔ اور اگر میری مقرر کردہ شرائط میں تبدیلی مناسب ہو۔ تو وہ بھی تراضئ فریقین سے کی جا سکتی ہے (۴) ان مراحل کے بعد مباہلہ کی تاریخ کا اعلان کیا جائے۔ جو تصفیہ شرائط کے بعد پندرہ دن کے وقفہ پر ہو۔ ان میں سے ایک بات بھی نہیں جو احرار نے تسلیم کی ہو۔ مگر باوجود اس کے وہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔

احرار کو پہلا انعام

میرے اس اعلان پر مظہر علی صاحب اظہر نے یہ کہا تھا۔ کہ وہ قادیان میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے یہ الفاظ تھے:-

"ہم مرزا محمود کو کوئی موقعہ نہیں دینا چاہتے کہ وہ مباہلہ سے پہلو تہی کر سکے۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ مباہلہ قادیان میں ہو" (مجاہد ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲)

چونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ لوگ کم از کم دین کے ایسے اہم معاملہ میں ہنسی مذاق سے کام نہ لیں گے۔ میں نے اعلان کر دیا۔ کہ اگر قادیان پر انہیں اصرار ہے۔ تو بہت اچھا ہمیں یہی منظور ہے۔ مگر باقی شرائط کا تصفیہ ہو جانا ضروری ہے۔ اور میں نے فیصلہ جلد کرانے کے لئے اپنی طرف سے نمائندوں کی ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی۔

جنہوں نے تصفیہ شرائط کے لئے زعمائے احرار کو الگ الگ رجسٹری چٹھیاں لکھیں۔ مگر ان میں سے کسی کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ اگر احرار ثابت کر دیں۔ کہ یہ رجسٹری چٹھیاں ان کو نہیں ملیں۔ یا یہ کہ انہوں نے ان کا جواب بذریعہ ڈاک دے دیا تھا۔ تو میں ایک سو روپیہ احرار کو انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس غرض کے لئے ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث ماننے کو تیار ہوں۔ جب بھی احرار چاہیں جماعت احمدیہ کا نمائندہ ایک سو روپیہ ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس جمع کرا دے گا۔ اس کے پندرہ دن کے اندر احرار اپنا ثبوت ڈاکٹر کچلو صاحب کے سامنے پیش کر دیں۔ اور اگر کچلو صاحب انکے حق میں فیصلہ کریں۔ تو روپیہ ان کو دیدیں۔ اور اگر فیصلہ ہمارے حق میں ہو یا پندرہ دن کے اندر احرار ثبوت پیش نہ کریں۔ تو روپیہ جمع کرانے والے کو واپس مل جائے:۔

دوسرا انعام

الغرض احرار کی طرف سے ہمارے کسی خط کا بذریعہ تحریر جواب نہیں دیا گیا۔ آخر بار بار زور دینے پر اظہر صاحب نے میرے نام ۱۴ر اکتوبر کو ایک تار بھیجا (یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس موقعہ پر بھی کوئی چٹھی نہیں بھجوائی گئی۔ حالانکہ اس قدر پہلے تار بھجوانا بالکل بے معنی تھا) کہ وہ ۲۳ر نومبر کو مباہلہ کے لئے آ جائیں گے۔ اس کا جواب ناظر شعبہ تبلیغ انجمن احمدیہ کی طرف سے ۱۵ اکتوبر کو دیا گیا۔ جس میں یہ لکھا گیا۔ کہ پہلے حسب اعلان شرائط کا تصفیہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو گی۔ اس کا جواب احرار کی طرف سے آج تک نہیں ملا۔ لیکن باوجود اس کے وہ لوگوں کو یہ دھوکا دے رہے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کرتا ہے۔ اگر میرا یہ دعوے غلط ہے۔ کہ پندرہ اکتوبر کو ان کے نام ان کے تار کے جواب میں ایک چٹھی ہماری جماعت کی طرف سے بھیجی گئی۔ یا یہ غلط ہے کہ اس چٹھی کا جواب اس وقت ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بذریعہ چٹھی احرار کی طرف سے نہیں ملا۔ تو میں اس پر ایک سو روپیہ کا مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ اور اس کے لئے بھی مسلمانوں کے مشہور لیڈر ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ دونوں طرف سے کاغذات کو دیکھ کر اور ثبوت سن کر یہ فیصلہ کر دیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسی تحریر نہیں بھیجی گئی یا یہ کہ اس تحریر کا جواب احرار کی طرف سے بذریعہ خط ناظر دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ کو دے دیا گیا تھا۔ تو ایک سو روپیہ مجلس احرار کو ہماری طرف سے ادا کر دیں ورنہ ان کے خلاف فیصلہ ہونے پر یا اس صورت میں کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ اپنا ثبوت ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس پیش نہ کریں۔ تو وہ رقم روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کر دی جائے گی۔ جب بھی احرار چاہیں یہ روپیہ ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس ہمارا کوئی نمائندہ جمع کرا دے گا۔ اگر احرار دیانت سے کام لے رہے ہیں تو یہ فیصلہ جو میں خود انہی کے ایک ہم مذہب کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اس کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ اور مقررہ انعام ہم سے وصول کر لیں

یہ درست ہے کہ احرار نے ہمارے چیلنج کے جواب میں اخباروں میں یہ اعلان شروع کیا تھا۔ کہ انہیں سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ درست نہیں تھا۔ کیونکہ اول اگر انہیں سب شرائط منظور تھیں۔ تو کیوں انہیں ان شرائط کے تحریر میں لانے سے گریز تھا۔ دوسرے میری شائع کردہ شرطوں میں یہ شرط بھی شامل تھی۔ کہ دونوں طرف کے نمائندے مل کر آخری ڈھانچہ شرائط کا طے کر لیں۔ لیکن جب وہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو جواب تک نہیں دیتے تھے۔ تو اس شرط کا پورا ہونا تو الگ رہا۔ شرطوں کے پورا ہونے کا امکان تک بھی باقی نہ رہا تھا۔

تیسرا انعام

جب معاملہ اس حد تک پہونچا۔ اور میں نے دیکھا کہ ایک طرف تو احرار شرطوں کو تحریر میں نہیں لاتے۔ اور دوسری طرف مباہلہ کے بہانہ سے لوگوں میں کانفرنس کی تیاری کی تحریک کر رہے ہیں۔ تو میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اب اس معاملہ کا دو ٹوک فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس خیال سے کہ شائد احرار میرے اخباری اعلانات کا جواب دینے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہوں۔ (گو اس میں ہتک کی کوئی بات نہ تھی) میں نے ناظر دعوۃ و تبلیغ کو اپنا نمائندہ ہونے کی تحریر لکھدی۔ اور یہ تحریر بذریعہ رجسٹری ۱۵ر نومبر کو انہوں نے مجلس احرار کو بھجوا کر خواہش کی۔ کہ وہ ان سے شرائط کا تصفیہ کر لیں۔ لیکن آج تک اس کا بھی کوئی جواب احرار کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ اگر میرا یہ بیان درست نہیں۔ تو میں اس کے غلط ثابت کرنے کے لئے بھی مزید ایک سو روپیہ کی رقم مجلس احرار کے لئے بطور انعام مقرر کرتا ہوں۔ اگر وہ یہ ثابت کر دیں۔ کہ ایسا رجسٹری خط انہیں نہیں بھجوایا گیا۔ یا یہ کہ اس رجسٹری کا جواب وہ میری اس تحریر سے پہلے ناظر دعوت و تبلیغ کو تحریراً بھجوا چکے ہیں۔ تو ایک سو روپیہ جو میرا کوئی نمائندہ پہلے سے ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس جمع کرا دیگا ڈاکٹر کچلو صاحب احرار کے سپرد کر دینگے لیکن اگر وہ میری بات کو غلط ثابت نہ کر سکے۔ یا روپیہ جمع کرانے کے بعد پندرہ دن کے اندر انہوں نے ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس اپنا ثبوت پیش نہ کر دیا۔ تو پھر یہ روپیہ جمع کرانے والے کو واپس دے دیا جائے گا۔

چوتھا انعام

دوسری حرکت جس کا ارتکاب احرار کی طرف سے ہو رہا تھا یہ تھی کہ وہ اس مباہلہ کے چیلنج کو قادیان میں کانفرنس کے انعقاد کا ذریعہ بنا رہے تھے۔ میں نے اس امر کا ثبوت پیش کر کے اپنے اشتہار مورخہ ۷ر نومبر کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ اگر احرار فی الواقعہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ نہ کہ کانفرنس یا جلسہ تو اخباروں میں اعلان کر دیں۔ کہ وہ زمانہ مباہلہ میں قادیان میں علاوہ مجلس مباہلہ کے کوئی اور کانفرنس یا جلسہ نہیں کریں گے۔ نہ اپنی طرف سے نہ ماتحت مجالس کی طرف سے اور نہ افراد کی طرف سے۔ اور یہ کہ وہ صرف انہی لوگوں کو ساتھ لائیں گے۔ جن کے نام مباہلہ کی فہرست میں آ جائیں۔ جو فہرست کے شائع شدہ شرائط کے مطابق پانچ سو یا ہزار سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ سوائے دس یا پندرہ فی صدی کے جو بطور ریزرو رکھے جائیں۔ تا غیر حاضروں کی جگہ ان سے پُر کی جائے

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو کر تحقیق حق کریں

سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہو گا

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہو گا اس میں شمولیت کے لئے ہر اس شخص سے درخواست کی جاتی ہے۔ جو اسلام سے محبت رکھتا اور دین کے متعلق تحقیق کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ آجکل احرار جماعت احمدیہ کے خلاف جگہ بجگہ بالکل غلط اور جھوٹی باتیں مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ ہر حق پسند کو چاہیئے کہ اس بارے میں خود تحقیقات کرے۔ جس کے لئے بہترین موقعہ سالانہ جلسہ ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے اصحاب کے کھانے اور رہائش کا انتظام جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے پس حق پسند اصحاب ضرور تشریف لائیں۔ اور بچشم خود جماعت احمدیہ کے حالات ملاحظہ فرمائیں

ایک مسجد میں احرار کا اجتماع

قادیان ۲۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج مقامی اور کچھ قریب کے دیہات کے احرار مسجد ارائیاں میں جمع ہوئے مولوی محمد قاسم شاہجہانپوری اور کچھ اور احراری باہر سے آئے ہوئے تھے۔ احراری نمائندہ ملا عنایت اللہ محمد قاسم شاہجہانپوری اور مولوی ابوالوفا نے تقریریں کیں۔ جن میں حکومت کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلایا گیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ احراری لیڈر ۴ر دسمبر کو یہاں آئیں گے۔ اسوقت دیکھیں گے انہیں کون روک سکتا ہے:۔

اور میں نے لکھا تھا۔ کہ ایسی تحریر ہمیں قبل از وقت دینے کی صورت میں ہم قادیان میں ہی مباہلہ کرنے پر تیار ہونگے۔ اور اگر وُہ یہ تحریر نہ دیں۔ اور ایسا اعلان نہ کریں۔ تو اس کے یہ صاف معنے ہونگے۔ کہ وُہ مباہلہ کو کانفرنس کا بہانہ بنانا چاہتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو۔ میرا اشتہار مطبوعہ ۷ نومبر ۱۹۳۵ء) مگر افسوس کہ اس وقت تک ان کی طرف سے نہ تو یہ اعلان ان الفاظ میں ہوا ہے جن الفاظ میں کہ میرا مطالبہ تھا۔ اور نہ ہی ایسی کوئی تحریر ہمارے مطالبہ کے مطابق ہمیں دی گئی ہے۔ اگر یہ میرا بیان درست نہیں۔ تو اس کے لئے بھی میں شرائط مذکورہ بالا کے مطابق ایک سو روپیہ کا مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے نمائندے احرار کے اشتہارات اور نیز بعض گواہوں کی گواہیوں سے یہ ثابت کریں گے۔ کہ مباہلہ کے علاوہ احرار اس موقعہ پر قادیان میں ایک اور اجتماع بھی کرنا چاہتے تھے۔ اگر احرار اس کی تردید کردیں۔ کہ کانفرنس کی تحریک کا کوئی اشتہار ان کے قادیان کے کارکن اور صدر کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ان کے زعماء نے مختلف جگہوں میں مباہلہ کرنے والے کے سوا دوسرے لوگوں کو بھی اس موقعہ پر قادیان میں جمع ہونے کی تحریک نہیں کی۔ اور جلسہ اور تقریروں کی امید نہیں دلائی تو وُہ اس کا اعلان کردیں جس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سو روپیہ ڈاکٹر کچلو صاحب کے پاس جمع کرا دیا جائے گا۔ جو احرار کے ثبوت کو سچا سمجھنے کی صورت میں ان کو بلا توقف یہ رقم دے دیں گے۔ ورنہ عدم ثبوت یا پندرہ دن تک ثبوت پیش نہ کرنے کی صورت میں یہ رقم روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کردیں گے ہاں یہ شرط ہوگی۔ کہ میرے ان سب مطالبات کی جن کے متعلق میں نے انعامات مقرر کئے ہیں۔ اکٹھی تحقیق کی جائے۔ ایک ایک کو الگ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ تاکہ معاملہ لٹکتا نہ چلا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ احرار ان مطالبات میں سے بعض کے متعلق اپنی غلطی تسلیم کرلیں کہ ہاں اس بارہ میں ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس لئے صرف فلاں فلاں معاملے کی ہم تحقیق کرانا چاہتے ہیں

انعام کا تصفیہ کرنے والے اصحاب

اگر احرار کو ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کی شخصیت پر اعتراض ہو۔ تو میں اس امر کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ مسٹر عبد اللہ یوسف علی صاحب آئی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ یا سر محمد یعقوب صاحب۔ یا مولانا ابوالکلام صاحب آزاد میں سے کسی کو ان امور کے تصفیہ کے لئے تجویز کر دیا جائے۔ مذکورہ بالا اصحاب میں سے جس پر بھی احرار کو اعتماد ہو۔ میں شرائط مذکورہ بالا کے مطابق فیصلہ ان پر چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اور احرار کی منظوری کے بعد مقررہ روپیہ فوراً جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے پاس جمع کرا دیا جائیگا۔

قادیان میں مباہلہ کرنے پر اصرار کی وجہ

برادران! اگر احرار کو مباہلہ کرنا ہے نہ کہ کانفرنس۔ تو قادیان پر انہیں کیوں اصرار ہے۔ کیا شریعت کی رُو سے قادیان کے باہر مباہلہ ہو نہیں سکتا۔ یا کیا نعوذ باللہ من ذالک۔ اللہ تعالےٰ کی قادیان میں حکومت ہے۔ اور باہر اس کی حکومت نہیں ہے۔ ہمارے لئے تو ایک وجہ موجود ہے۔ کہ حکومت نے احرار کو قادیان میں کانفرنس سے روکا ہوا ہے۔ مگر وُہ مباہلہ کے بہانہ سے اپنا اجتماع کر کے حکومت کے حکم کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے قادیان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد اور اُن سے اُتر کر ہمارا مقدس مقام ہے اور ہم نہیں چاہتے۔ کہ ایک جوش کے موقعہ پر وہاں لوگ جمع ہوں۔ اور فساد کی کوئی صورت پیدا ہو۔ مگر احرار کو قادیان میں مباہلہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اگر یہاں مباہلہ کرنے کی کوئی غرض ہو بھی۔ تو مباہلہ والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور ان کا اصرار کرنا۔ کہ یا تو ہم مباہلہ قادیان میں کریں گے ورنہ نہیں کریں گے۔ ایک ایسی بات ہے جس کی نسبت ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ وُہ بالکل غیر ضروری۔ اور بالکل نامعقول ہے۔

صریح جھوٹ

اب میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کے اس جواب کو لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حکومت کو بھجوایا۔ اور اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ آپ اس میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کی چِٹھی ۳۴۷ ایس ایس بی۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۵ء کے متن میں کہ گورنمنٹ کا جو فیصلہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق مجوزہ سالانہ تبلیغ کانفرنس ترک کر دی گئی تھی۔ مرزا محمود احمدؐ نے اس پر مجلس احرار کو چیلنج دینا شروع کر دیا۔ کہ وُہ مباہلہ کے لئے رضامند ہے۔ اور انہوں نے مجلس کے لیڈروں کو اپنے معتقدوں کے ہمراہ قادیان آنے۔ اور ان کا مہمان بننے کے لئے اخبار الفضل مطبوعہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں دعوت دی تھی۔ اس لئے مجلس کو مجبوراً یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔"

(بندے ماترم ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

اس چِٹھی سے مسٹر مظہر علیؐ صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب کو۔ اور اس کو شائع کر کے عوام الناس پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ (۱) احرار نے چونکہ قادیان میں کانفرنس ملتوی کر دی تھی۔ اس وجہ سے امام جماعت احمدیہ نے انہیں چیلنج دینا شروع کر دیا۔ یعنی ان کی اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں لوگوں میں ذلیل کرنا چاہا۔ (۲) احرار قادیان آنے کا ارادہ ترک کر چکے تھے۔ مگر چونکہ امام جماعت احمدیہ نے انہیں قادیان آنے کا چیلنج دیا۔ وُہ اس چیلنج کو قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ احرار پر رحم کرے۔ کہ وُہ اسلام کو اس طرح پر بدنام نہ کریں۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ چونکہ احرار کو قادیان میں کانفرنس کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس لئے میں نے احرار کو مباہلہ کا چیلنج دینا شروع کر دیا۔ میرا مباہلہ کا چیلنج لاہور یا گورداسپور کے لئے تھا۔ اگر میں نے اس ممانعت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے چیلنج دیا ہوتا۔ تو میں قادیان آنے کا چیلنج دیتا۔ نہ کہ لاہور یا گورداسپور کا۔ دوسری بات بھی۔ یعنی یہ کہ احرار نے قادیان آنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ مگر جب میں نے ان کو چیلنج دیا۔ کہ وُہ قادیان آ کر مباہلہ کریں۔ تو مجبوراً انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ ویسی ہی جھوٹ ہے جیسی کہ پہلی بات۔ انہوں نے ہرگز میرے چیلنج پر مجبور ہو کر قادیان آنے کا ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں قادیان میں مباہلہ کروں۔ چنانچہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے "مجاہد" میں مظہر علی صاحب اظہر کی جو تقریر شائع ہوئی ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے:۔ "مرزا محمود کی دعوتِ مباہلہ کا کیفیتِ موت طاری کر دینے والا جواب۔

مُباہلہ قادیان میں ہونا چاہیئے

مرد ہو۔ تو بال بچوں سمیت میدان میں نکل آؤ" پھر اصل اعلان میں یہ فقرہ درج ہے:۔

"ہم مرزا محمود کو کوئی موقعہ نہیں دینگے کہ وُہ مباہلہ سے پہلو تہی کر سکے۔

ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ مُباہلہ قادیان میں ہو۔

(مجاہد ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

پانچواں اور چھٹا انعام

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ میرے مجبور کرنے پر انہوں نے قادیان آنا منظور نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے اپنی طرف سے یہ شرط لگائی۔ کہ وُہ صرف قادیان میں مباہلہ کر سکتے ہیں۔ باہر نہیں۔ اس کے بعد احرار کا حکومت کو یہ لکھنا۔ کہ ہم تو قادیان نہ جاتے تھے۔ مرزا محمود نے ہمیں مجبور کر کے قادیان بلایا ہے۔ کیا کسی عقلمند انسان کے نزدیک بھی درست ہو سکتا ہے؟۔ اور کیا یہ فعل دیانت داری کا فعل سمجھا جا سکتا ہے؟ میں مذکورہ بالا دونوں امور کے لئے بھی سو سو روپیہ مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ کہ (۱) اگر میرے اعلانات سے یہ نتیجہ نکل سکے۔ کہ میں نے مباہلہ کا چیلنج اس لئے دیا تھا۔ کہ احرار کو قادیان آنے کی ممانعت تھی یا (۲) یہ ثابت ہو جائے۔ کہ احرار تو قادیان آنے کو تیار نہ تھے۔ مگر میں نے انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ ضرور قادیان آ کر ہی مباہلہ کریں۔ تو سو سو روپیہ مزید انعام ان دونوں باتوں کے ثابت ہونے پر مجلس احرار کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جائے گا۔

اور اس اتمام کے تصفیہ کے لئے بھی میں مذکورہ بالا شرائط اور مذکورہ بالا ناموں سے کسی ایک کو پیش کرتا ہوں۔ کیا میں امید کروں۔ کہ مجلس احرار ان امور کے لئے مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت مذکورہ بالا لوگوں میں سے کسی ایک سے فیصلہ کرانے کو تیار ہو گی۔ یہ لوگ سب کے سب غیر احمدی ہیں۔ اور احرار کے ہم مذہب ہیں۔ اور مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ احرار کے مقابل پر میری رعایت کریں گے بلکہ ہر انصاف پسند تسلیم کرے گا۔ کہ میں نے گویا خود احرار کے اپنے ہم مذہبوں کے سپرد ان امور کا فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر اس فیصلہ کے لئے یہ شرط ہو گی۔ کہ تحریری صورت میں با دلائل دیا جائے۔ اور دونوں فریق کے دلائل کو نقل کر کے وجوہ فیصلہ لکھی جائیں۔ اور دونوں فریق کو ایک ایک نقل اس کی فوراً دے دی جائے۔ تاکہ بعد میں اس فیصلہ کو شائع کیا جا سکے۔

ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں

برادران! میں اس بارہ میں جو کچھ کر سکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالےٰ کے خوف کو دل میں رکھ کر انصاف سے کام لیں گے۔ اور احرار کی اس دھوکہ دہی کا ازالہ کریں گے۔ کہ وہ لوگوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ احمدی مباہلہ سے گریز کرتے ہیں۔ جو بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ ہم اب بھی مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ پہلے دونوں فریق کے نمائندے آپس میں تحریری طور پر شرائط طے کر لیں۔ اور مجلس مباہلہ کے لئے ایک مسلّمہ فریقین صدر مقرر ہو جائے جو اس امر کا ذمہ دار ہو۔ کہ مسلّمہ فریقین شرائط کی پابندی کی جائے گی۔ اور مباہلہ لاہور یا اور کسی ایسے مقام پر جو طرفین کے لئے پُر امن اور مناسب ہو۔ وقوع میں آ جائے۔ لیکن اگر اب بھی احرار کو قادیان میں مباہلہ ہونے پر اصرار ہو۔ تو پھر اس صورت میں انہیں چاہیئے۔ کہ میری شائع کردہ شرائط کے ماتحت سمجھوتہ کر لیں۔ اس صورت میں ہم ان کے ساتھ گفتگو کریں گے کہ مباہلہ قادیان میں دونوں فریق کی ذمہ داری پر ہو گا۔ اور کسی قسم کی بدنظمی کا خطرہ نہ ہو گا۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو آؤ یوں کر لیں۔ کہ فریقین مباہلہ کے الفاظ کی تعیین کر لیں۔ اور دونوں فریق اپنے اپنے الفاظ پر دستخط کر کے ایک دوسرے کو دے دیں۔ تاکہ رسالہ کی صورت میں اسے شائع کر دیا جائے۔ آخر مباہلہ کی دعا خواہ تحریر میں آئے۔ یا زبانی کی جائے ایک سا اثر رکھتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ جس طرح مونہہ کی باتیں سنتا ہے۔ قلم کی تحریر سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔

خدا تعالےٰ سے اپیل

لیکن اگر ان سب باتوں کے باوجود احرار مباہلہ پر تیار نہ ہوں۔ اور غلط بیانی سے کام لیتے چلے جائیں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں غلط بیانیوں کا انکار ہو کر رہے گا۔ ان کی غلط بیانیاں چند دن تک انہیں نفع دے سکتی ہیں۔ مگر ہمیشہ کے لئے نہیں۔ بعض لوگ جوش کی حالت میں اگر ان کے فریب میں آ بھی جائیں تو بے شک آ جائیں۔ مگر صداقت آخر غالب آ کر رہے گی۔ اور جلد یا بدیر دنیا پر کھل جائے گا۔ کہ یہ سب کارروائی احرار نے شہید گنج کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کی تھی۔ ایک زندہ اور خبردار خدا کے ہاتھ میں ہماری قسمتیں ہیں۔ وہ اس جھوٹ کو کبھی سرسبز نہیں ہونے دیگا۔ وہ اس دھوکہ کو قائم نہیں رہنے دیگا۔ اس مالک یوم الدین خدا کے پاس ہماری اپیل ہے۔ کہ وہ احرار کے اس افترا کی قلعی کھول دے۔ اور مسلمانوں کو سمجھ دے کہ ان کے اس فریب میں نہ آئیں۔ اور بے گناہوں کو بے وجہ ہدف ملامت نہ بنائیں۔ کہ یہ فعل خدا تعالےٰ کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں۔ فتح یہ نہیں۔ کہ انسان جھوٹ سے لوگوں کو اشتعال دلائے۔ فتح یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے لئے سچائی پر قائم رہے۔ مکے کے فریبی لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جھوٹ بول بول کر بھڑکا دیا کرتے تھے۔ پھر اگر ان کے ادنےٰ خادموں اور جانثاروں کے خلاف احرار جھوٹ بول کر اشتعال دلانے کی کوشش کریں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن نہ آقا کے مقابلہ میں یہ دھوکہ دیر تک قائم رہا۔ نہ اب خدام کے مقابلہ میں دیر تک قائم رہے گا۔ میں نے سچائی سے اور انصاف سے فیصلہ کرنا چاہا۔ مگر ان لوگوں نے حیلوں اور حجتوں سے لوگوں کو دھوکا دینا چاہا۔ میرا خدا مجھے اسی طرح نہیں چھوڑے گا۔ وہ ان کے موجودہ اور آئندہ سب فریبوں سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ اور اس کا ہاتھ رکیگا نہیں۔ جب تک کہ وہ سچ کو سچ ثابت نہ کر دے۔ کہ اس کی شان کے یہی مطابق ہے۔ اور اس کی صفات حسنہ اسی کی مقتضی ہیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ

قادیان ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ نومبر سے ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	عبد الغنی صاحب	ضلع جالندھر
۲	جلال الدین صاحب	قادیان
۳	رحیم دین صاحب	ریاست مالیر کوٹلہ
۴	رحمت اللہ صاحب	قادیان

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۵	مرزا رحیم بیگ صاحب	ریاست جنیبہ
۶	شیخ ولی محمد صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۷	خدا بخش صاحب	"
۸	جھنڈا صاحب	ضلع امرتسر
۹	بھاگ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۰	بیگم بی بی صاحبہ	"
۱۱	علی محمد صاحب	ضلع نواب شاہ
۱۲	سید عبد اللطیف شاہ صاحب	ضلع گجرات

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ نومبر خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور نے آج نہایت ہی روح افزا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اول تو مباہلہ کے متعلق احرار کے طریق عمل پر روشنی ڈالی۔ اور پھر جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کی تحریک فرمائی۔ اور خطبہ ان الفاظ پر ختم فرمایا کہ لعنت ہے ہمارے عشق پر اور لعنت ہے ہماری محبت پر اگر ہم خدا تعالےٰ کے حصول کے بغیر چین سے بیٹھ جائیں۔

۲۲ نومبر نماز جمعہ میں شرکت کے لئے بیرونجات سے بہت سے اصحاب تشریف لائے

۲۱ نومبر حضور نے بابو اللہ بخش صاحب کسٹم آفیسر پشاور کے مکان کی محلہ دار الرحمت میں بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ نومبر ڈاکٹر مفضل الدین صاحب آف کپالہ حال رخصتی قادیان کی لڑکی بعمر ۱½ سال فوت ہو گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں۔

اظہار حقیقت اور عقیدت کے پھول

قدرت کی ایک دل خوش آواز میری افسردگی اور پژمردگی کی حالت میں ممد و معاون بنی۔ اور مجھے کشاں کشاں دیار مقدس میں لے گئی۔ اور میں عالم خاموشی میں اصلیت کی جستجو کرتا رہا۔ ابھی اس کو عیاں کرنا نہ چاہتا تھا۔ کہ جوش طبیعت نے اظہار حقیقت پر مجبور کر دیا۔ چند ایک سطور سپرد قلم کر کے ارسال خدمت ہیں۔

خداوند کریم کے فضل و کرم سے میرے دل میں جذبہ اسلامی تو ہمیشہ ہی رہا ہے۔ مگر فرائض دینی کی بجا آوری میں اکثر کوتاہی ہوئی۔ ایک شب میں نے عالم حیرت میں ایک عجیب بشارت سنی۔ جس نے مجھے خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔ اور میرے سینہ میں نور کی جھلک پیدا کر دی۔ جو کشاں کشاں مجھے قادیان لے پہنچی۔ جہاں تبلیغ حق نے مجھے تلاش حق کی راہ پر قدم زن کیا۔

قادیان ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مگر منبع حیات جاوداں ہے۔ جس میں اسلام کا پرچم لہرا رہا ہے۔ مسجدیں پانچوں وقت بھرپور رہتی ہیں۔ اور بچہ بوڑھا جوان فرائض دینی کی بجا آوری میں مشغول۔ چند ایک کتب کے مطالعہ نے میرے دل پر ایسا گہرا اثر کیا۔ کہ میں محو حیرت ہو گیا۔ اور شب و روز کتب بینی میں معروف رہا۔ جب کوئی کتاب شروع کرتا۔ تو ختم کئے بغیر اسے چھوڑنے کو دل نہ چاہتا۔ اور ہر آں میری پیاس بڑھتی جاتی حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہنے۔ درس قرآن میں شامل ہونے اور خطبہ جمعہ سننے کے مواقع بھی ملے۔ ہر موقع پر ان کو نور علیٰ نور پایا۔ اور گوناں گوں خوبیوں میں رنگا ہؤا دیکھا۔ کیا بلحاظ عالم۔ فاضل۔ لیکچرار۔ امام اور کیا بلحاظ سیاست دان یکتا ہی دیکھا۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کی عقیدت اور ایثار پر قربان جائیے۔ ہر شخص ہر وقت فرمان امام کی بجا آوری میں مستعد اور طیار نظر آتا ہے۔ جس سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اسے اخلاق حسنہ۔ شرافت اور یگانگت میں ملبوس دیکھا۔ اور چند روز کے قیام نے میرے دل پر بے حد اثر کیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے تقسیم اوقات کر رکھی ہے۔ اور ممدوح کا ہر ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔ میں حیران تھا۔ کہ ایک انسانی ہستی کس طرح سب امور کو سر انجام دے رہی ہے۔ اور ہر ایک معاملہ کو نہایت خوش اسلوبی سے پورا کر رہی ہے۔ ایک روز میں سیر کرتے ہوئے شہر خموشاں میں جا نکلا۔ اور وہاں بہشتی مقبرہ میں میں نے صاحبزادہ مبارک احمد کی قبر پر تین عقیدت کے پھول محبت کی بھینی بھینی خوشبو میں بسے ہوئے دیکھے۔ جو مجھے نہایت ہی دل آویز معلوم ہوئے۔ مجھ سے رہا نہ گیا۔ اور میں ان کی نقل اتار لایا۔ اب درخواست ہے کہ ان پھولوں سے مجھے اپنی عزیز بیٹی ممتاز کی قبر کو زینت دینے کی اجازت دی جائے۔

خاکسار۔ اختر (بی۔ اے)

یوم تحریک جدید کے اہم جلسے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دوسرے سال کے متعلق مطالبات پر تقریریں کرنے کے لئے جماعتہائے احمدیہ کے لئے یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا بموجب ارشاد حضور تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کر کے احباب جماعت کو حضور کے مطالبات کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کریں۔ اور جو دوست اپنے آپکو ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے پیش کریں۔ ان کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا دوسرا اعلان

حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری

ہرگاہ مجھے معلوم ہؤا ہے۔ کہ چند اشخاص نے جو اپنے آپ کو ممبران مجلس احرار کہتے ہیں۔ شائع شدہ بیانات کے ذریعے پیروان مجلس مذکور سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء اور تاریخ ہائے مابعد پر گروہ در گروہ قادیان کے قرب و جوار میں جمع ہو جائیں۔ اور ہرگاہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تاریخہائے مذکورہ بالا پر مجلس مذکور کے پیروان کا اجتماع نقص امن عامہ یا بلوہ یا لڑائی کے خطرہ سے خالی نہیں۔ اور اس کے انسداد کیلئے فوری تدابیر کی ضرورت ہے۔ لہٰذا میں جے۔ ایم شری نگیش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور ان اختیارات کی وجہ سے جو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجھے حاصل ہیں حکم دیتا ہوں۔ کہ کوئی پیرو مذکورہ مجلس احرار کا ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء سے ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء تک (جس میں ۲۰ نومبر اور ۲۴ نومبر دونوں شامل ہیں) کسی مجلس میں شامل ہونے کے ارادہ سے قادیان یا کسی ایسی جگہ جو قادیان سے آٹھ میل کے اندر اندر واقع ہو نہیں جانے پائے گا۔ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت آج بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

جے۔ ایم شری نگیش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور

دار السلطنت دہلی میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ

۲۴ نومبر کو زیر انتظام جماعت احمدیہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق منعقد ہونے والے جلسوں کے سلسلہ میں حسب ذیل معززین کی طرف سے دہلی میں شاندار جلسہ منعقد کرنے کا اعلان شائع ہؤا ہے۔

(خان بہادر سردار بہادر) کپتان حبیب الرحمٰن (سی۔ آئی۔ ای) (حکیم حاجی) امجد علی (آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم دہلی)۔ (خان بہادر حاجی) محمد یوسف احمد پائیوالے (آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم دہلی)۔ (شمس الحکماء حکیم) محمد ظفر احمد خاں (رئیس اعظم دہلی)۔ (خان صاحب حکیم) سراج دین (رئیس دہلی)۔ (خان بہادر) ایس۔ ایم عبد اللہ (میونسپل کمشنر دہلی)۔ (خان بہادر) سید نواب علی (گورنمنٹ کنٹریکٹر)۔ (حافظ حاجی شیخ) نجم العارفین (سکرٹری دہلی مسلم یونین)۔ (ڈاکٹر) حسین بخش (میونسپل کمشنر)۔ (نواب) عزیز احمد خاں (آنریری مجسٹریٹ دہلی)۔ (حکیم) ناظر الدین احمد (رئیس اعظم دہلی)۔ (نواب حاجی بھیا) محمد فرید الدین (رئیس میرٹھ)۔ (خان صاحب) سید ذوالفقار حسین مقبل (میونسپل کمشنر و سپیشل مجسٹریٹ و صدر انجمن حسینی)۔ ایم آصف علی (بیرسٹر ایٹ لاء۔ ایم ایل۔ اے)۔ (شمس العلماء مولوی) عبد الرحمٰن (آف دہلی یونیورسٹی)۔ میر محمد حسین (آنریری سکرٹری انگلو عربک کالج دہلی)۔ محمد واحدی (میونسپل کمشنر) میر شمس الحسن (اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ)۔ سید رضا مرزا بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل صدر شعبۃ العقائد اوٹ کانفرنس و صدر مجلس لیگ دہلی)۔ (خان بہادر راجہ) اکبر علی (آنریری مجسٹریٹ)۔ (حکیم) مقیم الدین (رئیس)۔ (ڈاکٹر) سلطان احمد (بی۔ ایم۔ ایم۔ ایس)۔ (خواجہ) عطاء اللہ (بیرسٹر)۔ (حکیم) قیام الدین (رئیس)۔ (ڈاکٹر) محمد عنایت اللہ (آئی۔ ایم۔ ڈی)۔ محمد عبد اللہ (منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی)۔ سید رضا اللہ (بی۔ اے۔ سی۔ ٹی سابق انجینئر)۔ (حافظ) عبد السلام (امیر جماعت احمدیہ شملہ) (علامہ) راشد الخیری۔ شوکت علی فہمی (ڈائرکٹر دین و دنیا)۔ (شیخ) محمد یامین (رلیڈر)۔ (حکیم) علی رضا خاں (سرپرست دواخانہ حامی الصحت)۔ احمد بخش (ایڈیٹر جنرل نیوز)۔ (خواجہ) محمد الٰہی محسن چشتی صابری عبد الحمید سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ امیر ولد فتح علی ذات سجوکہ سکنہ ساہجووال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام کوٹ شاکر برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹-۱۱-۳۵ ۱۹۳۵ء

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سردارا ولد جیکا ذات پنھورانہ سکنہ چک نمبر ۲۱۹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۱۱-۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ احمد ولد غلام محمد ذات پرائیں سکنہ ماڑی شاہ سخیرا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹-۱۲-۳۵ تاریخ پیشی بمقام کوٹ شاکر برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۱۱-۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

استانیوں کی ضرورت

مڈل سکول گورنمنٹ ایڈڈ اریا عارف والا ضلع منٹگمری کے لئے دو استانیوں کی ضرورت ہے۔ ایک ایس وی ٹرینڈ جس کی تنخواہ ۵۵-۳-۷۰ ہوگی۔ اور دوسری جے۔ اے۔ وی جس کی تنخواہ ۷۰-۴-۱۰۰ ہوگی۔ تمام درخواستیں ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء تک بخدمت جناب سید محمد حسین شاہ صاحب بی۔ اے کالونی نائب تحصیلدار عارف والا ضلع منٹگمری پہونچ جانی چاہئیں۔ ضروری سرٹیفکیٹس کی نقول درخواست کے ہمراہ ہوں۔

امور عامہ قادیان

"اونٹ مارکہ" جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جاسکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہو رہے ہیں۔ لہذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوا دیں۔ قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۳/، ۴/، ۵/، ۶/ فی جوڑہ سادہ ٹسر ۔ ۱۲/ فی جوڑہ سادہ اون ۔ ۷/ فی جوڑہ فینسی ٹسر

یہ قیمتیں ۹½ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخ نامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس ۳۰ سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ڈھلکی آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کا استعمال کیا اتر گئی ہیں۔ جو اب بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزار ہا شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال کرنے سے نظر تیز ہو جاتی ہے (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا فشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔

(۴) جناب میر محمد اسحاق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ (۵) جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراشخانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے (۶) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ ترکیب استعمال:۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ قیمت خالص ممیرا ۳ ماہ کے لئے رعایتی فی تولہ قیمت ۸/ پہلی قیمت ۱۰/ روپیہ فی تولہ تھی۔ سرمہ قسم خاص ۳ ماہ کے لئے رعایتی قیمت فی تولہ ۸/ پہلی قیمت ۱۰/ روپیہ فی تولہ تھی۔ سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ ۸/ سرمہ درجہ اول سیاہ قیمت فی تولہ ۸/ ست سلاجیت قیمت فی تولہ ۱۲/ قسم دوم فی تولہ ۸/

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان پنجاب

مکرمہ بنت صاحبزادہ ظہور الحق صاحب فاروقی انسپکٹر ڈاکخانہ و رئیس شاملی

تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میں نے تین بوتلیں

فیض عام شربت فولاد

کی استعمال کی ہیں۔ شربت واقعی مفید اور امراض مستورات کی بہترین دوا ہے براہ مہربانی تین بوتلیں اور ارسال فرمائیں مشکور ہونگی۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا خاص الخاص درجہ مال

ہمارا یہ مال ایسا ہے کہ اس سے بہتر حالت میں سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہو ہی نہیں سکتے۔ امریکہ کی سلائی و کٹ بھی نہایت ہی دل پسند ہوتی ہے۔ تھوک مال کا نرخنامہ فوراً طلب کریں

منیجر دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی

کٹ پیس کی تجارت

موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے "صرف دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی" سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

عدیس آبابا ۲۱ نومبر۔ آج شاہ حبشہ جنوبی محاذ کی طرف دو دن ہوائی جہاز پر دورہ کرنے کے بعد واپس عدیس آبابا پہنچے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اطالوی ہوائی جہازوں کے نرغے میں پھنسنے سے بال بال بچے۔ انہیں ہرار سے روانہ ہوئے ابھی چند منٹ ہوئے تھے۔ کہ دو اطالوی جہازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ لیکن ان کا ہوائی جہاز نظر نہ آ سکنے کی وجہ سے واپس چلے گئے

جنیوا ۲۱ نومبر۔ لیگ آف نیشنز کو حکومت حبشہ کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ جن علاقوں پر اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے وہاں کے باشندے اس وجہ سے اطالوی حکام کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ کہ وہاں کی عورتوں پر شدید مظالم روا رکھے جا رہے ہیں۔

پورٹ سعید ۲۱ نومبر۔ پانچ اطالوی فوجی سپاہی جو ایک جہاز سے یہاں رہ گئے تھے زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔

روما ۲۱ نومبر۔ اطالوی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ دانا کیل کے ایک حبشی سردار نے حکومت اٹلی کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

عدیس آبابا۔ ۲۱ نومبر۔ اطالویوں کے اس دعویٰ کی کہ مکالے کے جنوب میں حبشی پر اطالوی افواج کی بم باری سے مقدم الذکر کے ایک ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ تردید کی گئی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بمباری سے صرف دس حبشی سپاہی ہلاک اور پچاس کے قریب مجروح ہوئے

لنڈن ۲۱ نومبر۔ حبشہ کے خلاف اطالوی گورنمنٹ کے الزامات کا حکومت حبشہ کی جانب سے ایک طویل مراسلہ کے ذریعے جواب دیا گیا ہے۔ جو اس نے لیگ کو بھیجا ہے

جنیوا ۲۱ نومبر۔ تعزیرات کے اثر کا جائزہ لینے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ حکومتیں کہاں تک اس پر عمل کر رہی ہیں۔ تعزیری سب کمیٹی کا اجلاس ۲۷ نومبر کو ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ اٹلی کو کوئلہ اور پٹرول بھیجنے کی بھی ممانعت کر دی جائیگی

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

قاہرہ ۲۱ نومبر۔ آج قاہرہ میں جو فسادات ہوئے اس میں ایک مظاہرہ کرنے والا اور سات پولیس کے آدمی مجروح ہوئے پچاس اشخاص گرفتار کئے گئے۔ موٹر کاروں اور ٹریموں پر لوگوں نے پتھر برسائے۔ شام کو ایک ہجوم نے پولیس پر خشت باری کی۔ پولیس نے تین دفعہ لوگوں کے سروں کے اوپر فائر کئے۔ جس کے نتیجہ میں وہ منتشر ہو گئے۔

لاہور ۲۱ نومبر۔ سید حبیب ایڈیٹر "سیاست" ملک فیروز الدین احمد۔ ملک لال خاں اور شیر نواب قصوری جو تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مختلف جگہوں میں نظر بند کئے گئے تھے۔ غیر مشروط طور پر رہا کر دئے گئے ہیں

پیرس ۲۱ نومبر۔ اتاترک کمال پاشا کی ایک متبنی لڑکی زہرہ بلین آج فرانس کے شہر امیر کے قریب ریل گاڑی سے گر کر جان بحق ہو گئیں۔ وہ کچھ عرصہ سے لنڈن میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ اور اب ترکی واپس آ رہی تھیں

لنڈن ۲۱ نومبر۔ لارڈ جیلیکو برطانی بحری بیڑہ کے امیر البحر کل فوت ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ نومبر۔ برطانیہ کی رائل ایر فورس میں مزید توسیع کی جا رہی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۰۰ یا ۲۵۰ مزید طیارے تیار کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ برلا کارخانجات روئی میں مزدوروں نے اجرتوں میں تخفیف کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی ہے۔

کولمبو ۲۱ نومبر۔ سیلون کی سٹیٹ کونسل میں مسٹر پریرا نے تحریک پیش کی ہے۔ کہ بدھوں کے مقدس مقامات اور ان کی مقدس اشیا کی اہانت کو روکنے کے لئے فوری تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

لکھنؤ ۲۱ نومبر۔ یو پی کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر جے ایم کے فنانس ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ پندرہ سال سے صوبہ کے بجٹ میں بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۱ نومبر۔ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳ کے ماتحت آج مولوی داؤد غزنوی۔ مسٹر مظہر علی اظہر اور مولوی عطاء اللہ کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ کہ وہ قادیان جانے وہاں اقامت کرنے وہاں کوئی جلسہ منعقد کرنے یا احرار کے کسی جلسہ میں شریک ہونے سے تا اطلاع ثانی باز رہیں۔

امرتسر۔ ۲۰ نومبر۔ آج قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت حکومت پنجاب کی طرف سے حسام الدین۔ مولوی حبیب الرحمن مسٹر عبد الغفار اور احرار کے چند اور لیڈروں کو ایک حکم نامہ موصول ہوا۔ جس میں انہیں ضلع گورداسپور کی حدود میں داخل ہونے اور وہاں قیام کرنے پر۔ قادیان کے ارد گرد آٹھ آٹھ میل تک کوئی جلسہ منعقد کرنے یا اس میں شریک ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو کانگرس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۱ نومبر۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ یو پی میں نیشنلسٹ پارٹی قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بمبئی ۲۱ نومبر۔ بمبئی لیجسلیٹو کونسل عنقریب صوبہ سندھ کا ایک بجٹ منظور کر کے حکومت ہند کو بھیج دے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کو یقینی طور پر اپریل ۱۹۳۶ء میں علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ صوبہ کے دو وزیر مقرر ہونگے۔ جن میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان ہوگا۔

لاہور ۲۱ نومبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں قانون بردہ فروشی بلا مخالفت پاس ہو گیا اور نئے ترمنہ بل کے متعلق سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کی گئی۔ ہندو ارکان رائے بہادر بی مکرجی۔ مسٹر مکند لال۔ راجہ نریندر ناتھ مس لیکھوتی جین۔ نے بل کی پر زور مخالفت کی

لاہور ۲۱ نومبر۔ حکومت پنجاب نے اس قانونی نکتہ کی وضاحت کے لئے کہ آیا ایک یا ایک سے زیادہ کرپانیں بلا لائسنس اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ یا نہیں۔ جو درخواستیں ہائی کورٹ میں دائر کی تھیں۔ واپس لے لی ہیں اور سکھ ماخوذین کے جرمانے معاف کر دئے گئے ہیں۔

ڈبلن ۲۱ نومبر۔ آج آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ولیرا نے اعلان کیا۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ ہم انگلینڈ اور آئرلینڈ کے درمیان تنازعہ کے متعلق حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ ہز ایکسی لنسی باقر خاں کاظمی وزیر خارجہ ایران دو ایرانی افسروں کی معیت میں آج دہلی پہنچے۔ مشہد ریل کی تعمیر اور محاصل میں تخفیف کرنے کے مسائل پر گفت و شنید شروع کر دی گئی ہے

لاہور ۲۱ نومبر۔ مسجد شہید گنج کے دیوانی دعویٰ کے سلسلہ میں ڈاکٹر شیخ محمد عالم بیرسٹر نے جگہ مسجد شہید گنج کا فوٹو لینے اور حکم امتناعی کی منادی کرنے اور اسے اخباروں میں شائع کرنے کے متعلق دو درخواستیں دی تھیں۔ ڈسٹرکٹ سیشن جج لاہور نے حکم امتناعی کے متعلق درخواست منظور کر لی ہے

حیفا (بذریعہ ڈاک) فلسطین میں یہودیوں کی جنگی تیاریوں کے خلاف عربوں کے مظاہروں پر قیود عائد کر دی گئی ہیں۔

امرتسر ۲۱۔ نومبر۔ امرتسر میونسپلٹی نے حاملہ اور شیر خوار بچوں والے جانوروں کا ذبح کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔

نینی تال ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ عراق سے ہندوستانیوں کے اخراج کے احکام پھر جاری ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ نومبر۔ انگلینڈ میں شدید بارشوں کی وجہ سے دریا کے نواحی علاقوں میں سیلاب آ رہے ہیں۔

اٹلی ۲۱ نومبر۔ اٹلی اور ہنگری کے درمیان تعلقات تجارت بڑھانے کا عہد نامہ ہو گیا ہے۔

نانکنگ ۲۱۔ نومبر۔ چین میں آئینی حکومت

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا گیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی